



سوال

(425) منحنث کا حج کرنے کا طریقہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں پیدائشی طور پر ایک ہجڑا ہوں میری شکل و صورت چال ڈھال اور جسمانی ساخت پر واخت انتہائی طور پر لڑکیوں سے مشابہ ہے میرا نام لڑکیوں والا ہے اور میں لباس بھی لڑکیوں والا پہنتا ہوں میرے سر کے بال بھی لڑکیوں کی طرح لمبے اور خوب صورت ہیں ایک آواز ہے جو لڑکیوں سے قدرے بخاری ہے مجھے دیکھنے والا لڑکی ہی خیال کرتا ہے میرے ساتھ یہ حادثہ ہو کہ میرا گروعدالتی کارروائی کے ذریعے مجھے میرے والدین سے چھین کر لے آیا تھا میں بچپن سے اب تک گرو کی صحبت میں اور اس کی زیر تربیت رہا ہوں اس لیے ناچ گانے کا پیشہ اپنانا فطرتی بات تھی تاہم میں شروع ہی سے اس کا روبرو کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا تھا اب جب کہ میرا گرو مرچکا ہے اور میں آزاد ہوں میری عمر بیس سال کے قریب ہے لیکن میں لپٹے گرو کے مکان میں دوسرے ہجڑے ساتھیوں کے ساتھ رہتا ہوں مجھے اس پیشہ سے جنون کی حد تک نفرت ہو چکی ہے میں نے عدم کر لیا ہے کہ اس پیشہ اور ہجڑوں سے کنارہ کش ہو جاؤں اور اپنی توبہ کا آغاز حج بیت اللہ کی سعادت سے کرنا چاہتا ہوں میری الجھن یہ ہے کہ میں مردوں کی طرح حج کروں یا عورتوں کی طرح کتاب و سنت کے مطابق میری الجھن حل کریں مجھے اس بات کا علم ہے کہ اگر میں مردوں کی طرح حج کروں تو مجھے احرام باندھنا ہوگا اور مجھے بدن کا کچھ حصہ ننگا رکھنا ہوگا اس کے علاوہ سر کے بال بھی منڈاونا ہوں گے لیکن سچی بات ہے کہ میرے لیے یہ امر بہت مشکل ہوگا جس سے مجھے خوف آتا ہے بلکہ تصور کر کے روٹنے کھڑے ہو جاتے ہیں جب کے عورتوں کی طرح حج کرنے میں مجھے آسانی ہے کیوں کہ میں نے اب تک عمر کا تمام حصہ عورتوں کی طرح گزارا ہے اور جنسی طور پر مردانہ خواہش کبھی بھی میرے دل میں نہیں ابھری بعض علماء سے دریافت کرنے سے الجھن کا شکار ہو چکا ہوں کہ کیا کروں اور کیا نہ کروں مجھے کسی نے کہا ہے کہ اگر تم مسئلہ کا صحیح حل چاہتے ہو تو کسی وہابی عالم کی طرف رجوع کرو اس لیے میں نے آپ کی طرف رجوع کیا ہے مجھے جلدی اس کا جواب دیا جائے۔ (ایک سائل معرفت محمد اسلام طاہر محمدی لاہور کینٹ خریداری نمبر 1274)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس قدر طویل سوال کے باوجود بعض امور دریافت طلب ہیں تاہم جواب پیش خدمت ہے اس سلسلہ میں چند باتیں قابل ملاحظہ ہیں

(1) گرو کا والدین سے عدالتی کارروائی کے ذریعہ چھین کر لے آنا انتہائی محل نظر ہے کیوں کہ ایسا کوئی قانون نہیں ہے جس کا سہارا لے کر عدالتی کارروائی کے ذریعے اس مخلوق کو اس کے والدین سے زبردستی چھینا پھٹی کی جاسکے یقیناً اس میں والدین کی مرضی شامل ہوگی جس کے متعلق وہ جو ابدہ ہو گے ایسے متعدد واقعات ہمارے مشاہدہ میں ہیں کہ اس جنس کے گرو حضرات والدین سے انہیں لینے آئے لیکن والدین نے انکار کر دیا اور انہیں دینی مدرسہ میں داخل کرایا دینی تعلیم کا یہ اثر ہوا کہ وہ گانے بجانے کا دھندہ کرنے کے بجائے دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔



(2) اس کام سے صرف نفرت ہی کافی نہیں ہوگی بلکہ فریضہ حج کا انتظار کیے بغیر فوراً اس سے توبہ کی جائے لپنے ساتھوں سے الگ ہو جانا چاہیے کیوں کہ موت کا کوئی پتہ نہیں کب آجائے اخروی نجات کے لیے برے کام سے صرف نفرت ہی کافی نہیں بلکہ اسے اللہ کی بارگاہ میں ندامت کے آنسو بہاتے ہوئے چھوڑ دینا ضروری ہے پھر نیک اعمال نماز روزہ وغیرہ سے اس کی تلافی کرنا بھی لازمی ہے اس بنا پر مسائل کو ہماری نصیحت ہے کہ وہ فوراً اس کام سے باز آجائے اور لپنے پشہ ساتھیوں سے کنارہ کش ہو کر اخروی نجات کی فکر کرے۔

(3) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں یہ جنس موجود تھی بعض کے نام بھی ملتے ہیں کہ وہ ہیبت ماتع البوماریہ اور ماہور جیسے ناموں سے پکارے جاتے تھے یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شرائع اسلام ادا کرتے تھے نمازیں پڑھتے جہاد میں شریک ہوتے اور دیگر امور خیر بھی بجالاتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان متعلق پہلے یہ خیال کرتے تھے کہ یہ بے ضرر مخلوق ہے آدمی ہونے کے باوجود انہیں عورتوں کے معاملات میں چنداں دلچسپی نہیں ہے اس لیے آپ ازواج مطہرات کے پاس ان کے آنے جانے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے لیکن جب آپ کو پتہ چلا کہ انہیں عورتوں کے معاملات میں خاصی دلچسپی نہیں بلکہ یہ لوگ نسوانی معلومات بھی رکھتے ہیں تو آپ نے انہیں ازواج مطہرات اور دیگر مسلمان خواتین کے ہاں آنے جانے سے منع فرما دیا بلکہ انہیں مدینہ بدر کر کے روضہ خاخ حمراء الاسد اور نقتیج کی طرف آبادی سے دور بھیج دیا تاکہ دوسرے لوگ ان کے برے اثرات سے محفوظ رہیں۔ (صحیح بخاری: المغاری 4324)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کا حکم دیا کہ انہیں بے ضرر خیال کر کے لپنے پاس مت آنے دیں بلکہ انہیں گھروں میں داخل ہونے سے روکیں۔ (صحیح بخاری: النکاح 5235)

(4) واضح رہے کہ مخنث بنیادی طور پر مرد ہوتا ہے لیکن مرد یقوت سے محروم ہونے کی وجہ سے عورتوں جیسی چال ڈھال اور ادا و گفتار اختیار کیا کیے ہوتا ہے یہ عادات اگر پیدائشی نہیں چھوڑنا ہوگا اگر پیدائشی نہیں بلکہ تکلف کے ساتھ انہیں اختیار کیا گیا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اختیار پر لعنت فرمائی ہے: "کہ وہ مرد جو عورتوں جیسی چال ڈھال اور وہ عورتیں جو مردوں جیسی وضع قطع اختیار کریں اللہ کے ہاں ملعون ہیں۔" (صحیح بخاری: اللباس 5887)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ایسا مخنث لایا گیا جس نے عورتوں کی طرح لپنے ہاتھ پاؤں مندی سے منگے ہوئے تھے آپ سے عرض کیا گیا کہ یہ از خود عورتوں جیسی چال ڈھال پسند کرتا ہے تو آپ نے اسے مدینہ بدر کر کے علاقہ نقتیج میں بھیج دیا جہاں سرکاری اونٹوں کی چراگاہ تھی آپ سے کہا گیا کہ اسے قتل کر دیا جائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کہ مجھے نمازیوں کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔" (البوداؤد: الادب 4928)

البتہ نفسی اس سے مختلف ہوتا ہے کیوں کہ فقہاء کے ہاں اس کی تعریف یہ ہے کہ جو مردانہ اور زنانہ آلات جنسی رکھتا ہو یا دونوں سے محروم ہو (المغنی لابن قدامہ: ض 9 ص 108)

بلوغ سے پہلے اس لڑکے یا لڑکی ہونے کی پہچان اس کے پشاب کرنے سے ہو سکتی ہے اور بلوغ کے بعد اس کی داڑھی یا چھاتی سے پہچانا جاسکتا ہے بہر صورت وہ شرعی احکام کا پابند ہے اگر مرد ہے تو مردوں جیسے اور اگر عورت ہے تو عورتوں کے احکام پر عمل کیا جائے۔

(5) صورت مسؤلہ میں جس طرح تفصیل بیان کی گئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسائل لڑکی ہے اور اس پر عورتوں جیسے احکام لاگو ہوں گے لیکن حقیقت حال وہ خود ہی بستر جانتا ہے کہ وہ اگر مرد ہے اور عورتوں جیسی شکل و صورت اختیار کی ہے جو اس کے گرد کی صحبت اور تربیت کا نتیجہ ہے تو اسے اس شکل و صورت کو بیکسر ختم کرنا ہوگا کیوں کہ اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح عورتوں کا روپ دھارنے والے پر لعنت فرمائی ہے اور اگر وہ حقیقت میں عورت ہی ہے نیز اگر وہ مجلس نے اس کی نسوانیت کو دو آتشہ کر دیا ہے تب بھی اسے یہ کام ختم کرنا ہوں گے اور مسلمان عورتوں کی طرح چادر اور چار دیواری کا تحفظ کرنا ہوگا تاہم احتیاط کا تقاضا ہے کہ حج کے لیے می عورتوں جیسا احرام اختیار کرے یعنی عام لباس پہننے شہرے کو کھلا رکھے تاہم اگر کوئی اجنبی سامنے آجائے تو گھونگھٹ نکالے جیسا کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان کتب حدیث میں مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حالت احرام میں ہوتیں اور قافلے ہمارے پاس سے گزرتے جب وہ ہمارے سامنے آتے تو ہم اپنی چادریں

